احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

☎ 213029

CPL 61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

سوموار یکم نومبر 1999ء- 22 رجب 1420 ہجری- یکم نبوت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر248

نازک آبگینے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے- حضورؐ کا ایک حُدی خوان بھی ساتھ تھا جو نغمے گا کر اونٹوں کو تیز چلایا کرتا تھا- حضورؐ نے اسے فرمایا اے انجشہ ذرا ٹھہر کر اور آہستگی کے ساتھ -اور شیشوں کو نہ توڑو (یعنی تیزی کی وجہ سے اونٹوں پر سوار عورتیں تکلیف نہ محسوس کریں)

(صحیح بخاری- کتاب الادب باب المعاریض مندوحة)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں (- - - - - - - - - - - - -)

دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر (دین) کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا- بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی- یہ بڑی ہی خطرناک بات ہے اور (دین) کے شعائر کے خلاف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپؐ عورتوں سے کیسی معاشرت کرتے تھے میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپؐ ایسے خلیق تھے- باوجودیکہ آپؐ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 387)

بعض وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے بھی ہیں ایک مرتبہ آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے تاکہ حضرت عائشہ آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں اسی طرح پر یہ بھی ثابت ہے کہ ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشہ کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشہ دکھایا اور پھر عمرؓ رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ حبشی ان کو دیکھ کر بھاگ گئے-

غرض جب انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو غور سے مطالعہ کرتا ہے تو اسے بہت کچھ پتہ ملتا ہے- لیکن بعض احمق کور باطن ایسے بھی ہیں جو آپؐ کی زندگی پر تدبر تو کرتے نہیں اعتراض کرنے کے لئے زبان کھولتے ہیں-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 388)

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی صحت کے متعلق 30اکتوبر صبح 10:30 مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی نے یہ اطلاع بھجوائی ہے-

تاحال طبیعت انفیکشن کی وجہ سے کافی علیل ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپنی پرسوز دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو شفاء کامل وعاجل سے نوازے اور لمبی عمر عطا فرمائے-

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے- ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے- اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے- اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے-

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے- کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں- اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں- امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے- جزاکم اللہ احسن الجزا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا کی مشکلات کے ازالہ اور ان کی جلد باعزت بریت کیلئے خصوصی دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے عزیز و اقارب کو بھی اپنی حفظ وامان میں رکھے- آمین

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 77

ریکارڈ شدہ:۔21۔جولائی 1999ء

تصاویر

آج سب سے پہلے تو قادر اور اس کے بچوں کی تصویر دکھاتا ہوں۔ جو اس کی امی نے بھیجی ہوئی ہے چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ نے دو تصاویر دکھائیں۔ ایک تصویر میں صاحبزادہ مرزا غلام قادر نے اپنے بیٹے اور بیٹی کو اٹھایا ہوا تھا۔ دوسری تصویر میں ایک بیٹے کو اٹھایا ہوا تھا۔

اس کے بعد حضور انور نے نئے شامل ہونے والے بچوں کو باری باری از راہ شفقت اپنے پاس بلایا اور انہیں بولنے کا موقع دیا اس کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

عزیزم سعید احمد ابن سردار میجر خلیل احمد صاحب

لطیفہ: ایک آدمی سویا ہوا تھا اسے اچانک مچھر نے کاٹ لیا۔ اس شخص نے اٹھ کر کمرے کی لائٹ بند کر دی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کے کمرے میں ایک جگنو آگیا۔ اس شخص نے سمجھا یہ مچھر ہے کہنے لگا او کمبخت باز نہیں آتا اب میں نے لائٹ بند کر دی ہے تم ٹارچ لے کر آ گئے ہو۔

دوسرے نمبر پر حضور انور نے

عزیزم محمد کاشف کو اپنے پاس بلایا اس عزیز نے حضرت مسیح موعود کے کلام میں سے دو اشعار پڑھ کر سنائے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

حضور ایدہ اللہ نے تبصرہ کرتے فرمایا:۔ لوگ لکھتے ہیں ہمارے بچے بھی اچھی پڑھتے ہیں اب سب کو موقعہ مل جائے گا۔ اور ساری دنیا کو پتہ چل جائے گا دنیا آپ ہی پہچان لے گی۔ بہرحال انہوں نے اچھی محنت کی ہے۔ جزاکم اللہ۔

محمد فائز احمد

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

مٹ جاؤں میں تو اس کی پرواہ نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو

حضور انور نے فرمایا:۔ اب آپ نے اردو کلاس کے شوقین بچوں کی نظمیں سن لی ہیں۔

مرزا توقیر احمد ابن مرزا نصیر احمد صاحب مانچسٹر سے آئے ہیں۔

مرزا توقیر احمد نے اپنے خاندان کے تعارف پر مبنی تقریر کی۔

پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم۔ میں آج اس مقدس مجلس میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کے سامنے اپنا اور اپنے بزرگوں کا تعارف پیش کرنا چاہتا ہوں (حضور نے فرمایا بڑے بزرگ ماں باپ ہیں ان کے۔ ان کی دادی بہت مخلص اور سچے الہام اور کشوف دیکھنے والی تھیں)

میں 20۔ اگست 1987ء کو مانچسٹر میں پیدا ہوا تھا۔ میرے ماں باپ نے میری پیدائش سے پہلے ہی مجھے حضور انور کی بابرکت تحریک وقف نو میں کر دیا۔ میرے ابا جان جو سلسلہ احمدیہ کے مربی ہیں ان کے والد محترم مرزا محمد حسین صاحب اور ہمارے پڑدادا حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح۔ دونوں رفقاء حضرت مسیح موعود میں شامل تھے۔ میری امی جان کا نام زرینہ اختر صاحبہ ہے جو کہ قریشی مختار المحمود صاحب واقف زندگی کی بیٹی ہیں۔ آپ کے دادا عبدالعزیز صاحب اور پڑدادا میراں بخش صاحب آف گوجرانوالہ بھی رفقاء حضرت مسیح موعود میں شامل تھے۔ میری دادی جان کا تعلق افغانستان سے تھا ان کا نام امتہ الحفیظ صاحبہ تھا جو کہ حضرت مسیح موعود کے خاندان میں حفیظہ پٹھانی کے نام سے پہچانی جاتی تھیں۔

آپ حضرت مولوی سید غلام محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ جو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (-) مرحوم کے شاگرد تھے۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ 1909ء میں افغانستان میں پیدا ہوئیں۔ اور 1930ء میں اپنے والد محترم کے ہمراہ قادیان آئیں۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے والد وفات پا گئے تو حضرت سیدہ اماں جان نے آپ کو اپنے ہاں بلا لیا۔ آپ حضرت اماں جان کی خدمت میں تین سال رہیں۔ آپ کی صحبت اور رفاقت سے بہت فیض پایا۔ آپ بہت نیک، مخلص اور دعاگو بزرگ اور صاحب کشف خاتون تھیں۔ آپ کی اکثر دعائیں قبول ہوتی تھیں اکثر دعاؤں کی قبولیت سے اللہ تعالیٰ پہلے باخبر فرما دیتا تھا۔

جنگ عظیم دوم کے دوران ہمارے دادا جان بیمار ہو گئے۔ قادیان سے باہر تھے۔ دادی جان کو اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی تیرے خاوند کی زندگی خطرے میں ہے چنانچہ آپ نے بہت دعا کی پھر خواب میں بتایا گیا کہ آپ فکر نہ کریں ابھی وہ تیس سال مزید آپ کے پاس رہیں گے۔

چنانچہ اس خواب کے مطابق پورے تیس سال آپ کے پاس رہے۔ دادی جان سے پہلے فوت ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ نے رقت انگیز کیفیت میں فرمایا۔

"ان کی دادی نے ساری باتیں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں۔"

ہمارے پیارے امام جس رات ربوہ پاکستان سے لندن تشریف لانے والے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسی رات دادی جان کو مطلع فرمادیا کہ حضور پاکستان سے باہر تشریف لے جارہے ہیں۔ ربوہ میں اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ حضور جہلم تشریف لے جارہے ہیں۔

ایک دفعہ خواب میں آپ کو حضرت مصلح موعود کے بعد آنے والے خلفاء بھی دکھائے گئے۔ ان میں آپ کو صرف دو خلفاء کے نام یاد رہے۔ یعنی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث اور ہمارے پیارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ چنانچہ دادی جان نے ان دونوں کا زمانہ پایا۔ خلافت رابعہ کے دوران 1985ء میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

چٹھی مسیح

ہمارا خاندان چٹھی مسیح کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پڑدادا حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب پنجابی کے شاعر تھے۔ ان کو (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے پنجابی نظم میں حضرت عیسیٰؑ کو مخاطب کرتے ہوئے غیر احمدیوں کی طرف سے ایک لمبی چٹھی لکھی۔ کہ آپ کے دوبارہ آنے کی ساری علامات پوری ہو چکی ہیں۔ ضرورت بھی بہت ہے۔ امت بگڑ بھی چکی ہے۔ قادیان میں ایک مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا ہے۔ ان کے سامنے ہماری کچھ بھی پیش نہیں جا رہی۔ لوگ تیزی سے ان کے ساتھ شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے آپ جلد از جلد آسمان سے نازل ہوں۔ امت کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔ آپ نے یہ لمبی نظم 1903ء میں ایک روز بیت المبارک قادیان میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں پڑھ کر سنائی۔

حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا:۔

مولوی صاحب اب اس کا جواب بھی لکھیں۔

چنانچہ آپ نے اس ارشاد کی تعمیل میں جواب کی شکل میں نظم لکھی۔ پھر حضور کے ارشاد پر ان دونوں نظموں کو مسیح کی چٹھی اور اس کا جواب کے نام سے شائع فرمادیا۔

آخر میں حضور سے درخواست ہے کہ میرے لئے، میرے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ نے مرزا توقیر کی کلیں تھپتھپائیں اور شاباش عطا فرمائی۔

ایک نشان

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

ان کی دادی کا ایک واقعہ جو واقعہ بھی ہے اور لطیفہ بھی آپ کو سناتا ہوں۔

جب میں بظاہر پنڈی گیا ہوا تھا۔ اصل میں کراچی سے پھر ہوائی جہاز پر اڑنا تھا۔ ان کی دادی نے اس وقت رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک شیشے کے کمرے میں بیٹھ کر اڑ گیا ہوں۔

لطیفہ جو بہت مزے کا ہے وہ یہ کہ پھر صبح گولیاز ار پھریں اور سب میں یہ مشہور تھا کہ میں جہلم گیا ہوں۔ یا راولپنڈی۔

یہ ہر ایک کو بتاتی تھیں بالکل غلط ہے وہ تو ہوائی جہاز میں بیٹھ کر لندن جا رہے ہیں۔ سب لوگ سمجھ رہے تھے کہ پتہ نہیں اس بے چاری کو کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے بھی نہیں چھوڑا۔ ایک ایک دوکان پہ مشہور کیا۔

اللہ کا فضل دیکھو کسی کو یقین نہیں آیا۔ ورنہ اس وقت اگر بات نکلتی تو دشمن کئی شرارتیں کر سکتا تھا۔ یہ ہے قصہ ان کی دادی کا۔ بڑی دعاگو خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت تھیں۔

پانچویں نمبر پر **عزیزم کاشف اکمل** کو بلایا گیا۔ اس نے یہ شعر پڑھا

مرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں

عزیزہ امتہ النور بنت چوہدری نصیر الدین صاحب آف جرمنی

یہ اردو کلاس کیا ہے
اک چمن ہے احمدیت کا

(باقی ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشحات قلم : سیدنا حضرت مصلح موعود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی اور تقویٰ

حضرت نبی کریم ﷺ کھانے پینے میں سادگی کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے تھے۔ کھانے میں کبھی نمک زیادہ ہو جائے یا نمک نہ ہو یا کھانا خراب پکا ہو' تو آپ کبھی اظہار ناراضگی نہیں فرماتے تھے۔ جہاں تک ممکن ہو سکتا تھا آپ ایسا کھانا کھا کر پکانے والے کو دلشکنی سے بچانے کی کوشش کرتے تھے لیکن اگر بالکل ہی ناقابل برداشت ہوتا تو آپ صرف ہاتھ کھینچ لیتے تھے اور یہ ظاہر نہیں کرتے تھے کہ مجھے اس کھانے سے تکلیف پہنچی ہے۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ عن ابی ہریرہؓ)۔

جب آپؐ کھانا کھانے لگتے تو کھانے کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور فرماتے مجھے یہ متکبرانہ رویہ پسند نہیں کہ بعض لوگ ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہیں گویا وہ کھانے سے مستغنی ہیں۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ) جب آپ کے پاس کوئی چیز آتی تو اپنے صحابہؓ میں بانٹ کر کھاتے۔ چنانچہ آپؐ کے پاس ایک دفعہ کچھ کھجوریں آئیں آپؐ نے صحابہ کا اندازہ لگایا تو سات سات کھجوریں فی کس آتی تھیں۔ اس پر آپؐ نے سات سات کھجوریں تمام صحابہ میں بانٹ دیں۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ عن ابی ہریرہؓ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کی روٹی بھی کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ) ایک دفعہ آپؐ رستہ میں سے گذر رہے تھے کہ آپؐ نے دیکھا ایک بکری بھون کر لوگوں نے رکھی ہوئی ہے اور دعوت منا رہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کو دیکھ کر ان لوگوں نے آپ کو بھی دعوت دی مگر آپ نے انکار کر دیا (بخاری کتاب الاطعمۃ) اس کی یہ وجہ نہیں تھی کہ آپ بھونا ہوا گوشت کھانا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کو اس قسم کا تکلف پسند نہیں تھا کہ پاس ہی غرباء تو بھوکے پھر رہے ہوں اور ان کی آنکھوں کے سامنے لوگ بکرے بھون بھون کر کھا رہے ہوں۔ ورنہ دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ آپ بھنا ہوا گوشت بھی کھا لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی تین دن متواتر پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور یہی حالت رسول اللہ ﷺ کی وفات تک رہی (بخاری کتاب الاطعمۃ)

کھانے کے متعلق آپؐ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے کہ کوئی شخص بغیر بلائے کسی دعوت کے موقعہ پر دوسرے کے گھر کھانا کھانے کے لئے نہ چلا جائے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کی دعوت کی اور یہ بھی درخواست کی کہ آپ چار آدمی اپنے ساتھ اور بھی لیتے آئیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اس کے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ ایک پانچواں شخص بھی آپ کے ساتھ ہے۔ جب گھر والا باہر نکلا تو آپ نے اس سے کہا۔ آپ نے ہمیں پانچ آدمیوں کو دعوت کے لئے بلایا تھا۔ آپ چاہیں تو اس کو بھی اجازت دے دیں اور چاہیں تو اس کو رخصت کر دیں۔ گھر والے نے کہا نہیں میں ان کی بھی دعوت کرتا ہوں۔ یہ بھی اندر آجائیں (بخاری کتاب الاطعمۃ)

جب آپؐ کھانا کھاتے تو ہمیشہ (اللہ کے نام کے ساتھ) کہہ کر شروع کیا کرتے تھے۔ اور جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تو ان الفاظ میں خدا تعالیٰ کی تعریف فرماتے۔ (۔) یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے ہمیں کھانا عطا کیا بہت بہت تعریف ہر قسم کی ملونی سے خالی تعریف بڑھتی رہنے والی تعریف۔ ایسی تعریف نہیں جسے کر کے انسان سمجھے کہ بس میں تعریف کافی کر چکا۔ بلکہ یہ سمجھے کہ میں نے تعریف کرنیکا حق ادا نہیں کیا اور کبھی تعریف بس نہ کرے اور کبھی میرے دل میں یہ خیال نہ گذرے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ایسا کام بھی ہے جس کی تعریف کی ضرورت نہیں یا جو تعریف کا مستحق نہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں ایسا ہی بنا دے بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپؐ کبھی ان الفاظ میں دعا کرتے تھے۔ (۔) یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے ہماری بھوک اور پیاس دور کی۔ ہمارا دل اس کی تعریف سے کبھی نہ بھرنے اور ہم اس کی کبھی ناشکری نہ کریں۔

آپؐ ہمیشہ اپنے صحابہ کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ پیٹ بھرنے سے پہلے کھانا چھوڑ دو۔ اور فرماتے تھے ایک انسان کا کھانا دو انسانوں کے لئے کافی ہونا چاہئے (بخاری کتاب الاطعمۃ) جب کبھی آپ کے گھر میں کوئی اچھی چیز پکتی تو آپ ہمیشہ اپنے گھر والوں کو نصیحت کرتے تھے کہ اپنے ہمسایوں کا بھی خیال رکھو (مسلم کتاب البر والصلۃ) اسی طرح اپنے ہمسایوں کے گھروں میں آپ اکثر ہدیہ بھجواتے رہتے تھے۔ (بخاری کتاب الادب) آپ اپنے مسکین صحابہؓ کی شکلوں سے ہمیشہ یہ معلوم کرتے رہتے تھے کہ ان میں سے کوئی بھوکا تو نہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ کئی دن فاقہ سے رہے۔ ایک دن جب سات وقت فاقہ سے گذر گئے تو وہ بے تاب ہو کر مسجد کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اتفاقاً حضرت ابو بکرؓ وہاں سے گذرے تو انہوں نے ان سے ایک ایسی آیت کا مطلب پوچھا جس میں غریبوں کو کھانا کھلانے کا حکم ہے حضرت ابو بکرؓ نے ان کی بات سے یہ سمجھا کہ شائد اس آیت کے معنے ان کو معلوم نہیں اور وہ اس آیت کے معنے بیان کر کے آگے چل دئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ جب لوگوں کے سامنے یہ روایت بیان کرتے تو غصہ سے کہا کرتے۔ کہ کیا ابو بکر مجھ سے زیادہ قرآن جانتا تھا میں نے تو اس لئے آیت پوچھی تھی کہ ان کو اس آیت کے مضمون کا خیال آجائے اور وہ مجھے کھانا کھلا دیں۔ اتنے میں حضرت عمرؓ وہاں سے گذرے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے ان سے بھی اس آیت کا مفہوم پوچھا۔ حضرت عمرؓ نے بھی اس آیت کا مطلب بیان کر دیا اور آگے چل دیئے۔ صحابہؓ سوال کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ جب ابو ہریرہؓ نے دیکھا کہ بے مانگے کھانا ملنے کی کوئی صورت نہیں تو وہ کہتے ہیں میں بالکل نڈھال ہو کر گرنے لگا کیونکہ اب زیادہ صبر کی مجھ میں طاقت نہیں تھی مگر میں نے ابھی دروازہ سے منہ نہیں موڑا کہ میرے کان میں ایک نہایت ہی محبت بھری آواز آئی اور کوئی مجھے بلا رہا تھا۔ ابو ہریرہ! ابو ہریرہ! میں نے منہ موڑا تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کی کھڑکی کھولے کھڑے تھے اور مسکرا رہے تھے اور مجھے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ بھوکے ہو! میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ بھوکا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہمارے گھر میں بھی کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ ابھی ایک شخص نے دودھ کا پیالہ بھجوایا ہے۔ تم مسجد میں جاؤ اور دیکھو کہ شاید ہماری تمہاری طرح کے کوئی اور بھی مسلمان ہوں جن کو کھانے کی احتیاج ہو۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے دل میں کہا میں تو اتنا بھوکا ہوں کہ اکیلا ہی اس پیالے کو پی جاؤں گا۔ اب جو رسول اللہ ﷺ نے اور آدمی بلانے کو کہا ہے تو پھر میرا حصہ تو بہت تھوڑا رہ جائیگا۔ مگر بہرحال رسول اللہ ﷺ کا حکم تھا۔ مسجد کے اندر گئے تو دیکھا کہ چھ آدمی اور بیٹھے ہیں۔ انہوں نے ان کو بھی ساتھ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے دروازہ کے پاس آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے دودھ کا پیالہ ان نئے آنے والے چھ آدمیوں میں سے کسی کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا اس کو پی جاؤ۔ جب اس نے دودھ پی کر پیالہ منہ سے الگ کیا تو آپ نے اصرار کیا کہ پھر پیو۔ تیسری دفعہ اصرار کر کے اس کو دودھ پلایا۔ اس طرح چھئوں آدمیوں کو آپؐ نے باری باری دودھ پلایا حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ہر بار میں کہتا تھا کہ اب مرا۔ میرا حصہ کیا بچے گا۔ لیکن جب وہ چھئوں پی چکے تو رسول اللہ ﷺ نے وہ پیالہ میرے ہاتھ میں دیا۔ میں نے دیکھا کہ ابھی پیالہ میں بہت دودھ پڑا تھا۔ جب میں نے دودھ پیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی اصرار کر کے تین دفعہ دودھ پلایا۔ پھر میرا بچا ہوا دودھ خود پیا اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے دروازہ بند کر لیا۔ (بخاری کتاب الرقاق)

شاید رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہؓ کو سب سے آخر میں دودھ یہی سبق دینے کے لئے دیا تھا کہ انہیں خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے فاقہ سے بیٹھ رہنا چاہئے تھا اور اشارۃً بھی سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔

آپ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے اور پانی بھی دائیں ہاتھ سے پیتے تھے۔ پانی پیتے وقت درمیان میں تین دفعہ سانس لیتے تھے۔ اس میں ایک طبی حکمت ہے پانی اگر یکدم پیا جائے تو زیادہ پیا جاتا ہے۔ اور اس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ کھانے کے متعلق آپ کا اصول یہ تھا کہ جو چیزیں پاکیزہ اور طیب ہوں وہ کھائیں۔ مگر ایسی طرز پر نہیں کہ غریبوں کا حق مارا جائے یا انسان کو تعیش کی عادت پڑ جائے۔ چنانچہ عام طور پر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے آپ کی خوراک نہایت سادہ تھی۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی اچھی چیز بطور تحفہ لے آتا تھا تو آپ اسکے کھانے سے انکار نہ کرتے۔ مگر یوں اپنے کھانے پینے کے لئے اچھے کھانے کی تلاش آپؐ کبھی نہیں کرتے تھے۔ شہد آپ کو پسند تھا اسی طرح کھجور بھی۔ آپ فرماتے تھے کھجور اور (صاحب ایمان) کے درمیان ایک رشتہ ہے۔ کھجور کے پتے بھی اور اس کا چھلکا بھی اور اس کا کچا پھل بھی اور اس کا پکا پھل بھی اور اس کی گٹھلی بھی سب کے سب کار آمد ہیں اس کی کوئی چیز بھی بیکار نہیں۔ کامل (صاحب ایمان) بھی ایسا ہی ہوتا ہے اس کا کوئی کام بھی لغو نہیں ہوتا بلکہ اس کا ہر کام بھی نوعِ انسان کے نفع کے لئے ہوتا ہے۔

لباس اور زیور میں سادگی اور تقویٰ

لباس کے متعلق بھی رسول کریم ﷺ نہایت سادگی کو پسند فرماتے تھے آپؐ کا لباس کرتا اور تہ بند یا کرتا اور پاجامہ ہوتا تھا۔ آپ اپنا تہ بند یا پاجامہ ٹخنوں سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے رکھتے تھے۔ گھٹنوں یا گھٹنوں سے اوپر جسم کے ننگے ہو جانے کو آپؐ پسند نہیں فرماتے تھے۔ سوائے مجبوری کے ایسا کپڑا جس پر تصویریں ہوں آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ نہ انسانی لباس میں اور نہ پردوں وغیرہ کی صورت میں خصوصاً بڑی تصویریں جو کہ شرک کے آثار میں سے ہیں ان کی آپ کبھی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے گھر میں ایسا کپڑا لٹکا ہوا تھا۔ آپؐ نے دیکھا تو اسے اتروا دیا۔ ہاں چھوٹی چھوٹی تصاویر جس کپڑے پر بنی ہوئی ہوں۔ اس کپڑے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کیونکہ ان سے شرک کے خیالات کی طرف اشارہ نہیں ہوتا۔ آپ ریشمی کپڑا کبھی نہیں پہنتے تھے نہ دوسرے مردوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دیتے تھے۔ بادشاہوں کو خط لکھنے کے وقت آپؐ نے ایک مہر والی انگوٹھی اپنے لئے بنوائی تھی مگر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ سونے کی انگوٹھی نہ ہو بلکہ چاندی کی ہو۔ کیونکہ سونا خدا تعالیٰ نے میری امت کے مردوں کے لئے پہننا منع فرمایا ہے۔ عورتوں کو بیشک ریشمی کپڑے اور زیور پہننے کی اجازت تھی۔ اس بارہ میں آپ نصیحت کرتے رہتے تھے کہ غلو نہ کیا جائے ایک دفعہ غرباء کے لئے آپؐ نے چندہ کیا۔ ایک عورت نے ایک کڑا اتار کر آپؐ کے آگے رکھ دیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا دوسرا ہاتھ دوزخ سے بچنے کا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد سعید احمد صاحب

قیام نماز کی دلکش یادیں

انسان دو انسوں کا مجموعہ ہے۔ اس اشرف المخلوقات کی ذات محبت الٰہی اور حبِّ نوعِ انسانی کے امتزاج کا حسین مرقع ہے۔ باجماعت نماز ہر دو قسم کی محبتوں کا بہترین اظہار ہوتا ہے۔ بیت میں جانے سے قبل عابد کو معبود کی ملاقات کے لئے باقاعدہ تیاری کرنی پڑتی ہے۔ ظاہری اور باطنی صفائی سے مزین ہو کر انسان مرکز نماز کا رخ کرتا ہے اور اسے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔ وہ بیت میں داخل ہوتے ہوئے عاجزانہ دعا کرتا ہے اور رحمت خداوندی کا طلبگار ہوتا ہے۔ باجماعت نماز کے شروع ہونے سے قبل یاد الٰہی میں محو ہو جاتا ہے۔ ہر آنے والا عابد حاضرین بیت کو سلامتی کا تحفہ پیش کرتا ہے اور جواب میں بہتر سلامتی کا تحفہ وصول کرتا ہے۔ نماز کے بعد آپس میں ملاقات ہوتی ہے۔ حال و احوال دریافت کیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کو دعا کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ بیت میں قیام کے وقت نماز کے دوران انسان محبت الٰہی میں غرق ہو کر لطف اندوز ہوتا ہے اور بعد ازاں محبت بنی نوع انسان کے اظہار کا لاجواب موقعہ میسر آتا ہے۔ پانچ وقت اس فریضہ کی ادائیگی دین و دنیا میں کامیابی کی سند بن جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو انسان پنجگانہ نماز کے متعلق حکم الٰہی کی پابندی دس سال کی عمر میں شروع کر دیتا ہے۔ رفتہ رفتہ ذکر الٰہی اور باجماعت نماز کی ایسی عادت ہو جاتی ہے کہ انسان اس کے نشہ میں مخمور رہتا ہے۔ اگر کبھی حالات ایسے ہوں کہ پنجگانہ نماز باجماعت میسر نہ آئے تو ایک احمدی ماہی بے آب کی طرح بے چین ہو جاتا ہے۔ اپنی کمزوری اور گناہوں کی مغفرت کا طلبگار ہوتا ہے کہ یہ میری شامت اعمال سے ہوا ہے۔ اگر حالات اس کے اختیار سے باہر ہوں تو عاجزانہ مناجات کرتا ہے کہ مولا کریم تمام روکیں دور کر دے اور اسے پھر پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرنے کا موقعہ ملے اور اس کی روحانی ذوق اور سرور سے محرومی دور ہو جائے۔

1955ء میں خاکسار کو اپنی پہلی ملازمت کے سلسلہ میں لاہور سے تھل کے علاقہ میں قائد آباد جانا پڑا۔ حکومت پاکستان نے تقسیم ملک کے نتیجہ میں آئے ہوئے مہاجرین کی آباد کاری کے لئے تھل کے علاقہ میں نئے شہر تعمیر کئے تھے' کارخانے قائم کئے تھے اور بنجر زمینیں آباد کی تھیں۔ حکومت بڑی تیز رفتاری سے یہ کام سرانجام دے رہی تھی مگر مہاجرین بوجوہ آہستہ آہستہ آباد ہو رہے تھے۔ اس لئے یہ علاقہ اکثر و بیشتر ریگستان اور بیابان نظر آتا تھا۔

خاکسار کو قیام پاکستان کے بعد بھی لاہور میں بڑی فعال جماعتی زندگی بسر کرنے کی توفیق ملی جس کا ایک جز پنجگانہ نماز کی باجماعت ادائیگی تھی۔ مذکورہ بالا ملازمت کے سلسلہ میں پہلی دفعہ لاہور سے باہر گیا۔ ریل گاڑی صبح 4 بجے قائد آباد کے چھوٹے سے اسٹیشن پر پہنچتی تھی۔ دفتر والوں نے کسی مجبوری کی وجہ سے ٹرانسپورٹ 7 بجے اسٹیشن پر بھیجنے کی اطلاع دی تھی۔ اس لئے چند گھنٹے مجھے ریلوے اسٹیشن پر ہی انتظار کرنا تھا۔ سرگودھا سے آگے قائد آباد جاتے ہوئے ریل گاڑی میں مجھے احساس ہوا کہ میں بالکل غیر آباد علاقہ میں جا رہا ہوں۔ اگرچہ سول انجینئر کا پیشہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ اسے ویرانوں کو آباد کرنا ہوتا ہے اور جونہی آبادی ہوتی ہے اسے کسی اور ویرانے میں بھیج دیا جاتا ہے مگر چونکہ میری ملازمت کا یہ پہلا موقعہ تھا اس لئے ناتجربہ کاری کی وجہ سے بہت گھبراہٹ ہوئی۔ سب سے بڑھ کر یہ خیال پریشان کرنے لگا کہ اب پنجگانہ باجماعت نماز کا کیا ہوگا۔ اس خیال سے طبیعت دعا کی طرف مائل ہو گئی اور سفر کے اختتام تک دعا کا خوب موقعہ ملا۔ قائد آباد ریلوے اسٹیشن پر اترا تو ابھی رات کا اندھیرا تھا۔ چند ایک مسافر اترے اور چلے گئے مگر مجھے تو وہیں انتظار کرنا تھا۔ اکیلے میں رقت سے دعا کی توفیق ملی۔

تھوڑی دیر بعد دوسری طرف جانے والی گاڑی کے لئے مسافر آنے شروع ہوئے جن میں مرد و زن اور بچے شامل تھے اور تعداد قریباً 20 تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک ہی خاندان یا برادری کے لوگ ہیں۔ انہوں نے انتظار گاہ کے فرش پر کپڑے بچھا کر اپنے بیٹھنے اور بچوں کے لیٹنے کا انتظام کر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے خیال آیا کہ نئی جگہ پر میری پہلی نماز یعنی فجر کا وقت ہونے والا ہے تو اس کی تیاری کی جائے۔ اس مقصد کے لئے میں نے ان مسافروں سے ضروری معلومات کے لئے گفتگو کی۔ پھر خیال آیا کہ اب اکیلا ہی نماز ادا کروں گا۔ برسبیل تذکرہ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کس جگہ سے آئے ہیں اور قائد آباد میں وہ کسی کو جانتے ہیں۔ پھر دریافت کیا کہ قائد آباد یا اردگرد کے دیہات میں کوئی احمدی رہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایک تو ہم سب مسافر احمدی ہیں اور نہ صرف اردگرد کے دیہات میں احمدی جماعتیں ہیں بلکہ قائد آباد میں بھی بہت بڑی جماعت ہے۔ یہ سن کر میری مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی اور مولا کریم کا شکر ادا کیا۔ ان مسافروں نے بھی نماز کی تیاری کی اور ہم سب نے مل کر باجماعت فجر کی نماز ادا کی۔ قیام قائد آباد میں مجھے جہاں تک پنجگانہ نماز باجماعت کا تعلق ہے لاہور یاد نہ آیا۔

شاہراہ قراقرم اپنے بالکل ابتدائی مراحل میں تھی کہ 1966ء میں میری تعیناتی چلاس ہو گئی جو گلگت سے 90 میل دور ہے۔ اس علاقہ میں بے حد قدرتی حسن تھا۔ برف پوش پہاڑ' دریا' ندیاں' نالے' جنگل وغیرہ کے نظارے مسحور کن تھے مگر یہاں کے باشندے مہذب دنیا سے منقطع ہونے کی وجہ سے اپنی زندگی زمانہ "غار" کے لوگوں کی طرح بسر کر رہے تھے۔ حیوان اور انسان میں نمایاں فرق نہ تھا۔ میں سیالکوٹ چھاؤنی سے چلاس آیا تھا۔ سیالکوٹ کی جماعت احمدیہ تاریخی جماعت ہے۔ یہاں کے احمدی بہت محبت کرنے والے ہیں اور دینی امور میں بہت انہماک رکھتے ہیں۔ خاکسار کو اپنی ملازمت کے زمانے میں دوسری دفعہ جماعتی اور دینی گہما گہمی سے محرومی کا سامنا کرنا پڑا۔ چلاس جاتے ہوئے دعا کی توفیق ملی کہ اب پھر باجماعت نماز کی ادائیگی کا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا کہ چلاس پہنچنے پر اپنے نئے دفتر میں ایک احمدی مکرم میجر منصور عالم صاحب سے ملاقات ہو گئی جو قادیان میں کالج میں میرے ہم مکتب رہ چکے تھے اس لئے روزانہ نمازوں کی مشکل تو حل ہو گئی مگر ہفتہ وار جمعہ کی نماز کا مسئلہ بدستور رہا۔ ہم دونوں اس مسئلہ کے حل کے لئے سرگرداں رہے۔ ایک روز چھٹی کے دن ہم کسی احمدی کی تلاش میں چلاس کے مختصر سے بازار کی طرف چل دیئے۔ مگر وہاں کسی کو اردو زبان نہ آتی تھی۔ اشاروں سے ہمارا مقصد حل نہ ہوتا تھا۔ اچانک ایک دوکاندار سے جو اصل میں ایبٹ آباد کا رہنے والا تھا اور کاروبار کی غرض سے چلاس میں مقیم تھا ہماری ملاقات ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ چلاس قبائلی علاقہ ہے اور ہر قسم کی جہالت میں مبتلا ہے۔ اس نے مشورہ دیا کہ آپ یہاں پر اپنے احمدی ہونے کا کسی سے ذکر بھی نہ کریں۔ ہمارے اصرار پر اس نے بتایا کہ وہاں ایک اسکول ماسٹر غلام حسین ہے شاید وہ آپ کا ہم عقیدہ ہو۔ اسی طرح دو احمدی اور ہیں جو چلاس سے قریباً 60 میل دور تانگیر اور داریل کی وادیوں جو ایک قسم کا غیر آباد پہاڑی علاقہ ہے میں کاروبار کرتے ہیں۔ یہ دو بھائی خواجہ برکات احمد صاحب اور خواجہ مبارک احمد صاحب تھے جو آج کل ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اس دوکاندار کی معلومات کے مطابق سوات سے گلگت کے درمیانی علاقہ میں یہ صرف تین احمدی تھے۔

دوسرے روز ہم دفتری اوقات میں مقامی اسکول گئے۔ ہماری اس غیر متوقع آمد پر اسکول کے اساتذہ اور طلباء ہماری جیپ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ ہم نے ان سے ماسٹر غلام حسین صاحب کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کسی مصلحت پر خاموشی اختیار کر لی۔ ہمارے بار بار کے استفسار پر ایک شخص آگے بڑھا اور کہا میں غلام حسین ہوں۔ ہم نے ان سے علیحدگی میں ان کے احمدی ہونے کا پوچھا تو وہ گھبرا گئے۔ معلوم ہوا کہ وہ شنید کے طور پر احمدی تھے مگر عملاً انہیں کچھ پتہ نہ تھا۔ وہ غیر احمدیوں کے ساتھ سب دینی فریضے بجالاتے۔ انہیں ربوہ کی تعمیر اور امامت ثالثہ کے قیام کا بھی علم نہ تھا مگر جب انہیں علم ہوا کہ ہم دونوں احمدی ہیں تو بے حد خوش ہوئے۔ اب ہم تین ہو گئے تھے اس لئے ہفتہ وار جمعہ کی نماز بھی باجماعت ہونے لگی۔ تھوڑے دنوں بعد مکرم میجر منصور عالم صاحب کو اپنی فیملی بلوانے کی اجازت مل گئی اور ان کی رہائش کا بھی انتظام ہو گیا۔ اس طرح ہماری نمازوں میں پانچ احمدی اور شامل ہو گئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس ویرانہ میں ایک طرح سے جماعت قائم ہو گئی اور باجماعت نماز ادا کرنے کا انتظام ہو گیا۔

پاکستان میں احمدیوں کی تعداد قریباً لاکھوں میں ہے اور ہزارہا مقامات پر جماعتیں قائم ہیں پھر بھی ایک احمدی کی ایسی جگہ تعیناتی ہو سکتی ہے جہاں وہ اکیلا احمدی ہو۔ مگر یہ بطور شاذ کے ہے۔ یورپین ممالک میں کچھ عرصہ پہلے احمدی جماعتیں اتنی زیادہ نہ تھیں جیسے اب ہیں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا نور تیزی سے پھیل رہا ہے پھر بھی پاکستان والی تعداد نہیں۔ اس لئے باجماعت نماز کے لئے مشکلات ہیں۔ 1987ء میں مجھے پہلی دفعہ یورپین ممالک میں جانے کا اتفاق ہوا۔ جرمنی میں قیام تھا اور وہاں سے میں بذریعہ ریل سوئٹزرلینڈ جا رہا تھا۔ جرمنی کے شہر فرینکفرٹ اور اردگرد کے دیگر شہروں میں احمدیوں کی تعداد اتنی تھی کہ پنجگانہ نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوئی دقت محسوس نہ ہوئی۔ ریل کے سفر میں دوپہر کی نماز کا وقت ہوا تو خاکسار کو احساس ہوا کہ اب اکیلے ہی نماز پڑھنا ہو گی۔ دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی جو میں سمجھتا ہوں مولا کریم کے حضور التجا بن گئی ہو گی کہ کاش باجماعت نماز پڑھ سکوں۔ میں نماز کی تیاری کے لئے اپنے ڈبہ سے نکل کر غسل خانہ کی طرف جانے کے لئے راہداری سے گذر رہا تھا کہ سامنے سے ایک مسافر آ رہا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے سلامتی کا تحفہ پیش کیا اور معانقہ کیا۔ میں نے تعارف چاہا تو بتایا کہ وہ احمدی ہیں اور مجھے اس طرح جانتے ہیں کہ گذشتہ جمعہ کی نماز خاکسار نے ہی ناصر باغ فرینکفرٹ کی بیت میں پڑھائی تھی۔ مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے لئے نماز ادا کرنے کے لئے ساتھی بھیج دیا۔ چنانچہ ہم دونوں نے دوپہر اور سہ پہر کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کی منزل آ گئی اور وہ اتر گئے۔

سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورچ پہنچا تو ریلوے اسٹیشن پر ہمارے مخلص احمدی دوست مکرم رفیق چانن صاحب میرے منتظر تھے۔ ان کی رہائش گاہ پہنچے تو چائے وغیرہ سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ انہوں نے مجھے شام کی نماز کے لئے تیار ہونے کو کہا۔ میرے تیار ہونے پر مجھے بتایا گیا کہ نماز بیت میں جا کر ادا کریں گے جو نصف گھنٹہ کی مسافت پر تھی۔ زیورچ جیسے شہر میں نصف گھنٹہ کی مسافت پر جا کر باجماعت نماز ادا کرنا غیر معمولی جذبہ اور قربانی کا اظہار تھا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ میرے لئے میرے میزبان نے اس روحانی ضیافت کا اہتمام کیا ہے۔ واپسی پر میرے شکریہ ادا کرنے پر مکرم رفیق چانن صاحب نے بتایا کہ وہ تو مغرب اور عشاء کی نمازیں روزانہ بیت میں ادا کرتے ہیں۔ مجھے بے حد خوشی ہوئی اور ندامت بھی کہ ایک سوئس احمدی نماز باجماعت کا اس جذبہ سے التزام کرتا ہے جس کی مثال زیورچ جیسے حالات میں رہنے والے لوگوں کی پاکستان میں ڈھونڈنی شاید مشکل ہو۔

خاکسار کا زیورچ میں قیام قریباً ایک ہفتہ رہا۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

زوال کا ایک سبب

جناب مولوی محمد نعیم بٹ صاحب اپنے ایک مضمون میں قومی زوال کے ایک سبب کے ذکر میں لکھتے ہیں:۔

"ترقی پسند لوگوں کے ہاتھوں میں آلات حرب ہوتے ہیں اور جب تنزل ہونا ہوتا ہے تو باجوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ ڈانس' باجا کے آلات و موسیقی وغیرہ سب تنزلی کے اسباب ہیں۔ آج اس آتش شیطانی میں گھروں کے گھر جل رہے ہیں بستیاں اجڑ رہی ہیں۔ شہر تباہ ہو رہے ہیں۔ اخلاقیات کا جنازہ اٹھ رہا ہے۔ شرم و حیا کا قتل عام ہو رہا ہے۔ غیرت کا گلا گھونٹا جا رہا ہے اور قوم کھڑی تماشہ دیکھ رہی ہے۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا تو نہیں

آج قوم کی بد نصیبی کا یہ عالم ہے کہ مذہبی راہزنوں نے اپنے چیلوں کو قوالیوں پر لگا رکھا ہے۔ جن میں مزامیر اور معازف ہوتے ہیں۔ طبلہ' سارنگی اور ہارمونیم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عرس کے نام پر گانا بجانا ڈھول ڈھمکا حال دھمال اور ٹھمکا مستقل شغل بن گیا ہے۔ عیاشی و فحاشی اور نافرمانی کو اسلام اور عبادت کا نام دے دیا گیا ہے۔ طرہ یہ کہ مجاور اسی بے حیائی اور اسلام کی کھلم کھلا مخالفت پر جنت کی ٹکٹیں تقسیم کر رہے ہیں۔

۔ یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان مسائلستان بن چکا ہے۔

ساز اور آواز کی دھن میں ایسے ایسے اشعار سنائے جاتے ہیں جو کہ شرک سے لبریز ہوتے ہیں اور بدعات کو پروان چڑھاتے ہیں۔ عشق و محبت کے دعوے تو گلے پھاڑ کر کئے جاتے ہیں۔"

(ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور 5۔ تا 11 جون 1999ء ص 15)

میانہ روی۔ کامیابی کی ضامن

مکرم ڈاکٹر محمد ارشد بیگ صاحب نے ترقی اور کامیاب زندگی کے حصول کے لئے میانہ روی کو بہت اہم قرار دیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"آج کا انسان جو صرف اپنے آپ میں مگن اپنی ہی خواہشات کے خول میں بند ہے جلد بازی کو اس نے اپنا معمول بنا لیا ہے' جھنجلاہٹ اور ذہنی تناؤ کا شکار ہے' نئے نئے راستوں کی تلاش میں ہے جب نئے راستے نکالنا چاہتا ہے تو اس کو سامنے کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا تو تھک ہار کر بیٹھ جاتا ہے اور اپنی بری قسمت کو کوس کر چپ سادھ لیتا ہے۔ آدمی کو یہ سوچنا چاہئے کہ جب کام کی شروعات کی تھیں جو اس وقت جوش اور ولولہ تھا وہ کیونکر ختم ہوا ہر بات کی تہہ میں جانا چاہئے اس بات کو بھی مان لیتے ہیں کہ یہ سب آپ کو موجودہ حالات نے دیا ہے مگر ایسے میں آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال لے اور خود بھی میانہ روی اختیار کرے آپ کے حالات خود بخود سدھر جائیں گے آپ زندگی میں ترقی کی اتنی منزلیں طے کر لیں گے کہ آپ خود پر یقین نہ کر پائیں گے مگر اس کے لئے میانہ روی ضروری ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک آدمی نارمل حالت میں پہاڑی پر چڑھتا ہے اوپر چڑھتے ہوئے یہ محسوس نہیں کرتا کہ وہ کتنی اونچائی پر جا چکا ہے جب وہ منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اس وقت نیچے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اور یقین نہیں کر پاتا کہ وہ اتنی بلندی پر آ چکا ہے زندگی میں ترقی اور سکون بھی پہاڑی پر چڑھنے جیسا ایسا ہی ایک لیول ہے اگر آپ پہاڑی پر تیز چڑھنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً گر جائیں گے اسی طرح آپ زندگی میں میانہ روی کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتے جائیں کامیابیاں خود بخود آپ کے قدم چومیں گی اور آپ خود بھی محسوس کریں گے کہ آپ ترقی کر رہے ہیں اور آپ کی زندگی میں سکون و اطمینان بھی ہے ان باتوں کو روزانہ دہرائیں کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

- ہر شخص سے مسکرا کر ملیں مسکراہٹ ہی آپ کی شخصیت ہے۔
- کسی شخص کے لئے طنزیہ فقرہ نہ بولیں۔
- غصے والی بات کو مزاح میں بدل دیں۔
- جلد بازی نہ کریں ہر بات کو سن کر سمجھ کر پھر جواب دیں۔
- جو بات دوسرا شخص کہتا ہے اس کے نقطہ نظر سے جواب دیں۔
- حاضر دماغ رہنے کی کوشش کریں دن میں کئی بار اپنے آپ سے سوال کریں کہ کیا میں حاضر دماغی سے کام کر رہا ہوں۔
- جوش میں مت آئیں ہمیشہ ہوش سے کام لیں۔
- آپ کی زندگی میں سکون اور مثبت سوچ ہی آپ کی کامیابی ہے۔
- ہر وقت اپنے چہرے پر مسکراہٹ قائم رکھیں۔
- اپنے آپ کو کمتر مت سمجھیں ہمیشہ برتر ہو کر فیصلہ کریں گے تو آپ دوسروں کے قصور کو معاف کر دیں گے جیسے آپ راستے میں جاتے ہوئے بچے کی شرارت کو چھوٹا سمجھ کر معاف کر دیتے ہیں کیونکہ اس جگہ آپ اپنے آپ کو بچے سے برتر محسوس کرتے ہیں۔
- آپ کے اندر بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں مگر آپ اپنے آپ کو پہچان نہیں پاتے اپنے آپ کو پہچانیں اور اس خول سے باہر نکلیں جس میں آپ بند ہیں ان سوالات کو بار بار دہرائیں خدا نے ہر انسان کو برابری کا درجہ دیا ہے۔

یاد رکھیں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو پہلی ہی ملاقات میں دوسروں پر اثر چھوڑ جاتے ہیں۔

(ماہنامہ "تکبیر ٹائمز" فیصل آباد جون 1999ء ص 51)

"مذہبی سیاست"

ڈاکٹر جینیفر بینٹ جو سہ ماہی مجلہ "پائیدار ترقی" اسلام آباد کے ادارتی بورڈ کے ممبر ہیں اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

1980ء میں پی پی سی میں دفعہ ۔298 اے کا اضافہ کیا گیا جس کے تحت کسی بھی شکل میں اسلام کے معزز لوگوں کی شان میں گستاخانہ فقروں کو تین سال تک قابل سزا قرار دیا گیا' جبکہ 1982ء میں 295 بی نافذ کی گئی جس میں قرآن کی بے حرمتی مذکور تھی۔ 1984ء میں ترمیم کے ذریعے براہ راست احمدیہ کمیونٹی کو مخاطب کیا گیا اور انہیں اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے یا اپنے عقیدہ پر عمل کرنے اور اس کی تشہیر کو جرم قرار دیا گیا۔ اپریل 1984ء میں ضیاء الحق نے 298۔ بی اور 298۔ سی میں آرڈیننس کے ذریعے احمدیوں کے اسلام سے مشابہہ کسی بھی طرح کے عمل کرنے کو قابل جرم قرار دیا۔ 1986ء میں کرمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ 1986ء کے ذریعے دفعہ 295۔ سی کا اضافہ کیا گیا۔ جس کے تحت نبی کی توہین یا گستاخی سزائے موت یا عمر قید کی حد تک قابل سزا جرم ٹھہرے۔

پچھلے کچھ برسوں میں درجنوں لوگوں کو پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کے تحت پابند کیا گیا ہے۔ حقائق سے پتا چلتا ہے کہ اقلیتی فرد کے مذہبی خیالات یا کسی بھی طرح کے نئے خیالات پیش کرنے والے پر یہ جرم لاگو کر دیا جاتا ہے اور انہیں ہراساں کیا جاتا ہے۔ اقلیتی گروہوں کے خلاف مخاصمت کے ساتھ ساتھ زیادہ ترکیسوں میں پتا چلا ہے کہ ذاتی دشمنی' پیشہ وارانہ یا معاشی رقابت یا سیاسی فائدہ اٹھانے ایسے محرکات بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس قانون کے تحت بند کئے جانے والے افراد کو بالآخران کے مذہبی خیالات کی پاداش میں سزاؤں کا سامنا ہے جو کہ کسی بھی شخص کے حق آزادی فکر و ضمیر اور مذہبی حق کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

1991ء میں ہونے والی قانونی تبدیلیوں کے بعد سے 295۔ سی کے تحت توہین رسالت کی سزا سزائے موت ہے۔ اب تک دو افراد کو سزا سنائی جا چکی ہے اور ان کی اپلیں التوا میں پڑی ہیں۔ ان کیسوں میں کسی کی سزا پر ابھی عمل نہیں کیا گیا' لیکن توہین رسالت کی زد میں آنے والے کم از کم چار عیسائی افراد وفات پا چکے ہیں۔ ان میں سے ایک کی موت جیل میں پُر اسرارانہ حالت میں ہوئی جبکہ تین دوسروں کو حملہ آوروں نے قتل کر دیا۔ انہی قوانین کا شاخسانہ ہے کہ جنونی لوگ اب اپنا حق سمجھتے ہیں کہ خود سے قانون کو ہاتھوں میں لے لیں۔ 5۔ اپریل 1994ء کو منظور مسیح کو لاہور ہائی کورٹ کے نزدیک گولی مار دی گئی جبکہ اس کا 13 سالہ لڑکا اور ایک راہ گیر زخمی ہوئے۔ کچھ ہی دنوں بعد گوجرانوالہ میں ایک ہجوم نے قرآن جلانے کے شبہ میں پتھر مار مار کر ایک مسلمان کو عیسائی سمجھ کر مار دیا۔ اسے زندہ جلانے کی کوشش کی گئی اور لاش کو گوجرانوالہ کی گلیوں میں دھکیلا گیا۔ منظور مسیح کے قتل کے بعد قومی اسمبلی میں سپریم کورٹ کے سابق جج اور چیئرمین ہیومن رائٹس کمیشن دراب پٹیل نے اعلان کیا کہ اس قانون میں ترمیم کی جائے کیونکہ اس سے مذہبی جنونیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس پر سپاہ صحابہ کی جانب سے رکن اسمبلی اعظم طارق نے چلا چلا کر انہیں کہا کہ توہین رسالت کرنے والوں کا مقدر منظور مسیح جیسا ہو گا۔

حکومتوں نے اس قسم کی دہشت گردی کو روکنے اور اقلیتوں کے تحفظ جان کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات نہیں اٹھائے۔ تاہم 1993ء میں بے نظیر بھٹو حکومت نے اعلان کیا کہ توہین رسالت کے قانون کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے اس قانون' پینل کوڈ اور کرمنل پروسیجر میں تبدیلی کی جائے گی۔

بے نظیر بھٹو کے پہلے دور (90۔1988ء) میں اسلامائزیشن میں مزید کوئی اضافہ نہیں کیا گیا جبکہ نواز شریف کی زیر قیادت اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت میں مئی 1991ء کو شریعت ایکٹ 1991ء کا نفاذ کیا گیا اس میں اعلان کیا گیا کہ اسلامی اصولوں کو ملک کا اعلیٰ قانون بنایا جائے گا اور تعلیم اور معیشت کو اسلامائز کیا جائے گا جبکہ اس امر کی یقین دہانی کی جائے گی کہ ایکٹ کی کسی دفعہ سے غیر مسلمانوں کے عائلی قوانین' مذہبی آزادیوں' رسوم' رواجات اور طریقہ حیات پر اثر نہیں ڈالا جائے گا۔

اکتوبر 1993ء کے انتخابات میں سیکولر پیپلز پارٹی نے اکثریت حاصل کی' اسلامی جماعتوں کو 9 اور مسلم لیگ کو 72 نشستیں حاصل ہوئیں۔ تاہم اسی دوران اقلیتی گروہوں پر مذہبی بنیادوں پر ہونے والے حملوں میں اضافہ ہوا۔ مثال کے طور پر 1993ء کے اواخر اور 1994ء کے شروع مہینوں میں جماعت احمدیہ کے اراکین پر کم از کم 13 حملے کئے گئے۔ غیر سرکاری ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے مطابق 1987ء اور 1992ء کے درمیانی عرصہ میں 106 احمدیوں پر 298 بی اور 298 سی کے تحت اس وجہ سے مقدمے چلائے گئے اور سزائیں دی گئیں کہ وہ اپنے عقیدہ پر عمل یا تبلیغ اس بنیاد پر کر رہے تھے۔ کراچی کے آرچ بشپ نے اپریل 1994ء میں کہا کہ اس عرصہ کے دوران تقریباً 25 عیسائیوں پر توہین رسالت کے مقدمے بنائے گئے۔

توہین رسالت کے قانون کی آڑ میں آخری بار خون ریزی 1997ء کے شروع میں عیسائی آبادی پر مشتمل ایک گاؤں شانتی نگر میں ہوئی۔ مدرسوں میں پڑھنے والے منظم طالبان نے پورے گاؤں کو آگ لگا کر راکھ کر دیا۔

فرقہ وارانہ یا ذاتی دشمنی کی بنا پر توہین رسالت کے الزامات مسلمانوں کی جانب سے'

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے مسلمانوں پر بھی لگائے گئے ہیں۔ شیعہ اور سنیوں کے مابین فرقہ وارانہ فسادات معمول بن چکے ہیں۔ منظم لوگ منصوبہ بندی کے تحت مخالف فرقہ کو جسمانی' ایزا' حملے یا گھروں' عوامی جگہوں اور عبادت گاہوں میں قتل کر رہے ہیں۔ مذہب کے نام پر بے انتہا غیر رواداری کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے جس کی کوئی مذہب بھی اجازت نہیں دیتا۔

سوال یہ ہے کہ اسلام پر تو صدیوں سے عمل ہو رہا ہے لیکن ایسے قوانین پیش کرنے کی ضرورت کبھی سامنے نہیں آئی۔ حالانکہ آزادی سے پہلے مسلمانوں کو ایک بڑی غیر مسلم آبادی کا سامنا تھا' اگر اس وقت یہ قوانین نہیں بنائے گئے تو اب پاکستان بننے کے بعد نسبتاً کم تعداد میں موجود اقلیتیں کس طرح مسلمانوں کی اسلامیت کو زک پہنچا سکتی ہیں۔ آج تک' بالخصوص توہین رسالت کا قانون بننے تک غیر مسلمانوں کی جانب سے قرآن جلانے کا کوئی واقعہ کبھی نہیں سنا گیا تھا۔

اگرچہ کوئی نئی قومی ریاست تخلیق کرنا ایک کٹھن امر ہوتا ہے لیکن پچھلے پچاس برسوں میں ہمارے ہاں بہت سے مواقع ضائع کئے گئے۔ ہمیں توقع تھی کہ مقننہ' عدلیہ اور سیاسی مشینری پر فائز لوگ سیاسی و سماجی شعبوں میں ترقی کے نقطہ نظر سے حکمت عملی اور پالیسیاں وضع کریں گے لیکن عملاً اس کے برعکس ہوا۔ غربت' بے روزگاری' نیم روزگاری کا دور دورہ ہے اور سماج کی ہم آہنگی بکھر چکی ہے' 30 فیصد سے زائد لوگ غربت کی حدوں سے بھی نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں جبکہ کل آبادی کا تقریباً 12 سے 15 فیصد حصہ بے روزگار ہے یا نیم روزگاری کا شکار ہے۔

نسلی اور فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ مذہبی جنونی' طاقت اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں یہ انتشار' ریاستی غیر ذمہ داری' انسانی فلاح میں عدم دلچسپی' برے قوانین کے نفاذ اور بری حکمرانی کا نتیجہ ہیں کہ سپاہ صحابہ اور طالبان خود سے اسلام کے محافظ بن بیٹھے ہیں مزید طرفہ یہ کہ یہ لوگ فوجی طور پر تربیت یافتہ ہیں اور ان کی تربیت یہیں پاکستان میں ہوئی ہے۔

ان تمام حالات کا بدترین شکار مذہبی اقلیتیں اور خواتین ہیں۔ وہ ان قوانین کی بھینٹ چڑھ رہی ہیں جو خود حکومت نے وضع کئے ہیں۔ ایسے میں پچاس برس پہلے کی نصب العین کے حوالے سے کئی جائز سوال ابھر رہے ہیں۔ کیا ہم نے اپنا مقصد پورا کرلیا ہے؟

(سہ ماہی مجلہ "پائیدار ترقی" اسلام آباد اپریل تا جون 1998ء ص 57 تا 60)

بقیہ صفحہ 3

مستحق نہیں۔ اس عورت نے دوسرا کڑا بھی اتار کر غرباء کے لئے دے دیا۔ آپ کی بیویوں کے زیورات نہ ہونے کے برابر تھے۔ صحابیاتؓ بھی آپؐ کی تعلیم پر عمل کرکے زیور بنانے سے احتراز کرتی تھیں۔ آپ اپنی تعلیم کے مطابق

فرماتے تھے کہ مال کا جمع رکھنا غریبوں کے حقوق تلف کر دیتا ہے۔ اس لئے سونے چاندی کو کسی صورت میں گھروں میں جمع کرلینا قوم کی اقتصادی حالت کو تباہ کرنے والا ہے اور گناہ ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے آپؐ کو تحریک کی کہ اب بڑے بڑے بادشاہوں کی طرف سے سفیر آنے لگ گئے ہیں آپ ایک قیمتی جبہ لے لیں اور ایسے موقعوں پر استعمال فرمایا کریں۔ آپ حضرت عمرؓ کی اس بات کو سنکر بہت خفا ہوئے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے ان باتوں کے لئے پیدا نہیں کیا یہ مداہنت کی باتیں ہیں۔ ہمارا جیسا لباس ہے ہم اسکے ساتھ دنیا کو ملیں گے۔ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک ریشمی جبہ لایا گیا۔ تو آپ نے حضرت عمرؓ کو تحفہ کے طور پر دے دیا۔ دوسرے دن آپؐ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ اس کو پہنے پھر رہے ہیں۔ آپؐ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جب حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپؐ ہی نے تحفہ دیا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا ہر چیز اپنے ہی استعمال کے لئے تو نہیں ہوتی۔ یعنی یہ جبہ چونکہ ریشم کا تھا آپؐ کو چاہئے تھا کہ یہ اپنی بیوی کو دے دیتے یا اپنی بیٹی کو دے دیتے یا کسی اور استعمال میں لے آتے۔ اس کو اپنے لباس کے طور پر استعمال کرنا درست نہیں تھا۔

بستر میں سادگی

آپؐ کا بستر بھی نہایت سادہ ہوتا تھا۔ بالعموم ایک چمڑا یا اونٹ کے بالوں کا ایک کپڑا ہوتا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارا بستر اتنا چھوٹا تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ رات کو عبادت کے لئے اٹھتے تو میں ایک طرف ہو کر لیٹ جاتی تھی اور بوجہ اس کے کہ بستر چھوٹا ہوتا تھا۔ جب آپؐ عبادت کے لئے کھڑے ہوتے تو میں ٹانگیں لمبی کرلیا کرتی اور جب آپؐ سجدہ کرتے تو میں ٹانگیں سمیٹ لیا کرتی۔

مکان اور رہائش میں سادگی

رہائشی مکان کے متعلق بھی آپ سادگی کو پسند کرتے تھے۔ بالعموم آپؐ کے گھروں میں ایک ایک کمرہ ہوتا تھا اور چھوٹا سا صحن۔ اس کمرہ میں ایک رسی بندھی ہوئی ہوتی تھی جس پر کپڑا ڈال کر ملاقات کے وقت میں آپ اپنے ملنے والوں سے علیحدہ بیٹھ کر گفتگو کرلیا کرتے تھے۔ چارپائی آپؐ استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ زمین پر ہی بستر بچھا کر سوتے تھے۔ آپؐ کی رہائش کی سادگی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ حضرت عائشہؓ نے آپؐ کی وفات کے بعد فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمیں کئی دفعہ صرف پانی اور کھجور پر ہی گزارہ کرنا پڑتا تھا۔ یہاں تک کہ جس دن آپؐ کی وفات ہوئی اس دن بھی ہمارے گھر میں سوائے کھجور اور پانی کے کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ (دیباچہ)

بقیہ صفحہ 4

برادرم رفیق چانن صاحب کا بیٹا عزیزم ہارون جس کی عمر اس وقت قریباً دس سال ہوگی' ہر نماز کے وقت 'نماز کے لئے بلانے کا مسنون فرض ادا کرتا۔ میں نے اس بچہ سے پوچھا کہ بیت میں تو ایسا کیا جاتا ہے گھر میں اس کی کیا ضرورت ہے تو اس نے بتایا کہ ان کی کوٹھی تین منزلہ ہے۔ اکثر و بیشتر کوئی نہ کوئی مہمان ان کے ہاں قیام پذیر ہوتا ہے۔ اس کی بڑی ہمشیرہ' والدہ' نانی اماں اور والد صاحب اگر گھر پر ہوں تو اپنے اپنے کمروں میں ہوتے ہیں تو باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے اس دینی بلاوے کا اہتمام کرتا ہوں۔ نماز کے اوقات ہمارے ہاں مقرر ہیں۔ اس انتظام سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ زیورچ میں قیام کے دوران خاکسار کو تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق ملی۔ صبح کی نماز میں برادرم رفیق چانن صاحب کی بطور امام قراءت مجھے ہمیشہ یاد رہی۔ نماز میں ان کا سوز اور انہماک میرے لئے قابل تقلید تھا۔

دو مقدس مقامات کی باجماعت نمازوں کو یاد کرکے میں ہمیشہ روحانی مسرت محسوس کرتا ہوں۔ اور اپنی کمزوریوں کا احساس کرکے ندامت کے آنسو بہاتا ہوں۔ قادیان میں میرا قیام قریباً 1938ء سے 1947ء تک رہا۔ میرا طالب علمی کا زمانہ تھا۔ ہمارے محلہ دارالعلوم کی بیت نور پنجگانہ نمازوں کے وقت نور سے بھر جاتی تھی۔ رفقاء حضرت بانی جماعت احمدیہ جن میں حضرت مولوی شیر علی صاحب' حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب' حضرت حافظ نور احمد صاحب' حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب' حضرت صوفی غلام محمد صاحب' حضرت صوفی محمد ابراہیم صاحب' حضرت ڈاکٹر عبدالکریم صاحب' حضرت منشی عبدالحق صاحب اور کئی دیگر بزرگوں کے علاوہ علماء سلسلہ حضرت مولوی ابو العطاء صاحب' حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کی پرسوز' انہماک سے بھرپور' رقت بھری دعاؤں سے مزین عاجزانہ پنجگانہ نمازیں آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہیں جنہیں دیکھ کر ایمان' ایقان اور تعلق باللہ میں ترقی نصیب ہوتی تھی۔ کالج کے فضل عمر ہوسٹل کے مکینوں کا ٹولیوں میں آنا اور بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید کے طلباء کا قطاروں میں بیت نور میں نماز کے لئے آنے کے نظارے میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔

دوسرا مقام ربوہ ہے جس کی بیوت کے دلکش منظر ناقابل فراموش ہیں۔ مجھے ربوہ میں مستقل رہائش رکھنے کا موقعہ تو نہیں ملا مگر زیارت کے لئے جاتا رہتا ہوں۔ نماز کے وقت سے پہلے عابدوں کی آمد شروع ہو جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے بیت پُر ہو جاتی ہے۔ بڑوں اور چھوٹوں کا خاموشی سے یاد الٰہی میں محو ہو جانا' نظم و ضبط کے ساتھ صفوں میں بیٹھنا اور ذوق شوق سے عبادت بجالانا ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے۔ مجھے جب کبھی بھی ربوہ جانے کا موقعہ ملتا ہے میں کوشش کرتا ہوں کہ مختلف بیوت میں جاکر نماز ادا کروں اور ہر بیت کے عابدوں کے حسین نقوش کا مشاہدہ کروں۔ ہر دفعہ ہر بیت کے عابدوں کی عبادت اور بیت کے نورانی ماحول کے گہرے اثرات لے کر لوٹتا ہوں۔ نماز کے بعد بیرون ربوہ سے آنے والے مہمانوں سے پرتپاک ملاقات کی جاتی ہے اور حقیقی دینی اخوت کا شاندار مظاہرہ ہوتا ہے۔ حال ہی میں ایک روز نماز کے لئے خاکسار بیت محمود گیا تو دیکھا کہ چند بزرگان ہیں اور گیارہ اطفال خاموشی سے صف بندی کئے ذکر الٰہی میں مصروف ہیں۔ سروں پر ٹوپیاں تھیں اور بڑے وقار سے بیٹھے نماز کے قائم ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ ایک بچے سے میں نے بات کرنے کی کوشش کی مگر اس نے اتنی آہستگی سے جواب دیئے کہ مجھے خاموشی کو مقدم کرنا پڑا۔ اس نظارہ کو دیکھ کر مجھے 55 سال قبل اپنا قادیان کی بیوت میں جانے کا زمانہ یاد آگیا۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ احمدیت کا قافلہ تیز رفتاری سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہمارے بڑے چھوٹے' مرد و زن باجماعت نماز کی بجا آوری میں اپنی روایات کو زندہ رکھتے ہیں۔

سکندر اعظم

مقدونیہ کا بادشاہ۔ دنیا کا عظیم فاتح سکندر صرف 20 سال کی عمر میں بادشاہ بنا۔ اس نے صرف دو سال میں یونان سمیت تمام ارد گرد کی ریاستوں کو زیر کیا اور پھر 22 سال کی عمر میں دنیا فتح کرنے کی مہم پر نکلا۔ اور آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتے ہوئے اس نے ایران۔ ترکی۔ شام۔ مصر جیسے ملکوں کو فتح کیا۔ حتیٰ کہ وہ 326 قبل مسیح میں ہندوستان پہنچ گیا۔ اور جہلم کے کنارے راجہ پورس کو شکست دے کر ہندوستان فتح کرنے کا راستہ صاف کرلیا۔ لیکن اس کی فوج طویل جنگ و جدل اور عرصہ تک اپنے ملک سے باہر رہنے کی وجہ سے بددل ہو چکی تھی۔ چنانچہ اس نے بلوچستان کے راستے واپسی کا سفر اختیار کیا۔ لیکن عراق کے شہر بابل پہنچ کر اسے بخار ہوا اور وہ صرف 33 برس کی عمر میں دنیا کو فتح کرنے کی حسرت دل میں لئے ہوئے فوت ہو گیا۔

وہ ایک دلیر اور بہادر سپاہی تھا۔ ہمیشہ جنگ میں اگلی صفوں میں لڑتا۔ اسی لئے اس کی وفات کے صدیوں بعد اس کی بہادری کے قصے لوگوں کی زبان پر رہے اور اسے سکندر اعظم کے نام سے آج تک یاد کیا جاتا ہے۔ 13۔ جون 323 ق م کو اس کی وفات ہوئی۔

مالیکیول

لارنس بریگ (1890-1971) نامی ایک سائنسدان نے مالیکیولوں کی ساخت کو ایکس ریز کے ذریعے معلوم کرنے کا طریقہ شروع کیا اور بریگ (Bragg) کی لیبارٹری میں کام کرتے ہوئے جیمز واٹسن (Watson) اور فرانس کرک (Francis Crick) نے 1953ء میں DNA (ڈی آکسی رائیبو نیوکلیک ایسڈ) کے مالیکیول کی شکل کو واضح کیا۔ DNA وہ مالیکیول ہے جو تمام وراثتی خصوصیات کو ایک نسل سے اگلی نسل میں منتقل کرتا ہے۔ یہ بیالوجی کی دنیا میں ایک نہایت ہی اہم دریافت تھی جس نے جدید بیالوجی کو جنم دیا۔ جینیٹک انجینیئرنگ' مالیکیولر بیالوجی' بائیو ٹیکنالوجی وغیرہ تمام شاخیں اسی مالیکیول کے گرد گھومتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ (وقف نو) جو سفر کے دوران بس کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مکرم مربی صاحب موصوف کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم محمد صادق صاحب کٹ سنٹر گول بازار ربوہ گذشتہ کئی دنوں سے بعارضہ بلڈ پریشر وغیرہ علیل ہیں کمزوری بڑھتی جارہی ہے احباب سے جلد کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ امۃ الکریم ملک صاحبہ راولپنڈی کی والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد اشفاق شہزاد صاحب (علی گارمنٹس) کی والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کافی عرصہ سے جوڑوں کی دردوں کی وجہ سے علیل ہیں۔ اور آنکھوں کی بینائی بھی کافی کمزور ہو گئی ہے۔ احباب سے موصوفہ کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شریف احمد ولد محمد حکیم صاحب مکان 22/8A دارالیمن وسطی ربوہ مورخہ 99-10-16 کو وفات پا گئے ہیں ان کی نماز جنازہ مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب صدر حلقہ دارالیمن نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ "چند سال قبل تک یہ دستور تھا کہ ابتدائی سترہ آیات سورۃ بقرہ حفظ کرنے والے اطفال میں اسناد خوشنودی تقسیم کی جاتی تھیں۔ یہ سلسلہ بوجوہ بند کر دیا گیا تھا۔ اب اس پروگرام کو دوبارہ جاری کیا جارہا ہے۔

براہ کرام اپنے ضلع / مجلس کے تمام اطفال کو ابتدائی سترہ آیات سورۃ بقرہ اور آخری دس سورتیں حفظ کروائیں۔ اس کے لئے عارضی کلاس کا انتظام بھی کریں اور بعد ازاں قائد صاحب مجلس اور کسی ممبر ضلعی عاملہ کی موجودگی میں مکمل آیات مذکورہ سن کر کامیاب ہونے والے اطفال کی فہرستیں قائد صاحب مجلس اور کسی ممبر ضلعی عاملہ کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد مرکز بھجوائیں۔ ان اطفال کو اسناد خوشنودی بھجوائی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔"

(مہتمم اطفال الاحمدیہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

افضال الٰہی کا ایک یقینی ذریعہ

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرمایا کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جارہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جارہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے ہم صاحب حیثیت، صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی اخبارات کا الزام

بھارتی اخبارات نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان بھارت میں مداخلت کے لئے برما میں فوجی اڈا قائم کرے گا۔ فوجی اڈا بھارتی سرحد سے ملحقہ علاقے حاقا میں تعمیر کیا جائے گا۔ اعلیٰ سطحی پاکستانی وفد نے اپریل میں برما کا 9 روزہ دورہ کیا۔ فوجی افسروں کی آمدورفت میں اضافہ ہو گیا ہے پاکستان نے مارچ اپریل میں برما کو 25 لاکھ ڈالر کے ہتھیار فروخت کئے۔ بھارتی دفاعی ماہرین نے کہا ہے کہ علاقے میں پاکستان کی موجودگی بھارت میں دہشت گردی کی تقویت کا باعث بن رہی ہے۔ ائربیس کی تعمیر سے خطے میں آئی ایس آئی کے نیٹ ورک میں توسیع ہو گی۔ بھارت اور برما کی علیحدگی پسند تنظیموں میں روابط بڑھیں گے۔ یہ خبریں دو بھارتی اخبارات دی ہندو اور ہندوستان ٹائمز نے دی ہیں۔

پاکستان سے مذاکرات کا فائدہ نہیں

بھارت کے سابق وزیراعظم آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ کشمیر میں دہشت گردی بند ہونے تک پاکستان سے مذاکرات کا فائدہ نہیں۔ زی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ پاکستان میں فوجی حکومت ہے۔ صرف کشمیر میں دراندازی نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں جمہوریت کی بحالی سے مذاکرات کا تعلق نہیں ہے۔

مجاہدین کے حملے 51 بھارتی ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے حملے سے 4 بھارتی چوکیاں تباہ کر دی گئیں اور مختلف واقعات میں 51 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ حرکت المجاہدین نے سری نگر سیکرٹریٹ پر حملے کی ذمہ داری قبول کر لی۔ ڈوڈا میں نیشنل کانفرنس کا علاقائی صدر ہلاک کر دیا گیا۔ گول گنٹھا میں ٹرک کو بارودی سرنگوں کے ذریعے اڑا دیا گیا۔ جس سے 5 فوجی ہلاک ہو گئے۔ شنگر پور چوکی میں 4 بھارتی ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے مختلف فوجی چوکیوں پر راکٹوں مشین گنوں اور دستی بموں سے حملے کر کے نہ صرف فوجی چوکیاں تباہ کر دیں بلکہ 15 بھارتی فوجی بھی ہلاک کر دیئے۔ پونچھ اور راجوری میں بھارتی فوج کی پندرہویں اور سولھویں کوروں نے آپریشن تلاش کرو اور تباہ کرو کا آغاز کر دیا۔

کئی سعودی اسامہ کی مدد کر رہے ہیں

امریکی انٹیلی جنس نے انکشاف کیا ہے کہ کئی سعودی سرمایہ دار اسامہ کی مالی مدد کر رہے ہیں۔ ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ غیر ملکی بینکوں میں رقم منتقل کر کے وہاں سے دہشت گردوں کو فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔

25 فیصد بچے دماغی فالج کا شکار

بی بی سی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان میں 25 فیصد بچے دماغی فالج کا شکار ہیں۔ ایسا فالج ولادت سے ایک سال کی عمر تک ہو سکتا ہے۔ ایک عضو یا تمام اعضاء میں معذوری بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ پسماندہ علاقوں میں یہ بیماری خطرناک حد تک بڑھی ہوئی ہے۔

تپ دق تیزی سے پھیل رہی ہے

امریکہ میں ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ تپ دق پر دوائیں بے اثر ہو چکی ہیں۔ اس کے ہلاکت خیز جراثیم تیزی سے دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ خصوصاً روس آسٹریلیا اور امریکہ میں یہ بیماری تیزی سے پھیلی ہے۔ مریض دوا چھوڑتے ہی دوبارہ بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

روسی بمباری سے گروزنی ائرپورٹ تباہ

روسی فضائیہ کے جیٹ لڑاکا طیاروں نے جمعہ کو بھی مسلسل تیسرے روز چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی پر بار بار بمباری کی اور ائرپورٹ اور شہر کے شمال مغربی علاقے میں بیسیوں عمارتیں تباہ کر دیں۔

سال نو کمپیوٹر خرابی

سال نو کمپیوٹر خرابی نے جاپانیوں کو پریشان کر کے رکھ دیا۔ جاپانی حکومت نے اپنے شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ اس موقع پر تین روز کے لئے پانی خوراک ایندھن اور ادویات سٹاک کر لیں۔ ایک جاپانی افسر کے مطابق یہ وارننگ ہفتہ سے ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ اور اخبارات میں شائع کی جائے گی۔ جاپانی وزیراعظم کی زابوچی نے بتایا کہ میں چاہتا ہوں کہ جاپانی شہری ہنگامی صورت حال کیلئے تیار رہیں۔

پوپ کی بھارت آمد کے خلاف منصوبہ بندی

رومن کیتھولک عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ جان پال ثانی کے 5- نومبر سے شروع ہونے والے بھارت کے چار روزہ دورے کے خلاف گوا سے دہلی تک مارچ کے لئے سرگرم ہندوؤں کی بین الاقوامی تنظیم "وشوا ہندو پریشد" کے 11- ارکان کو مدھیہ پردیش میں روک لیا گیا ہے۔ یہ ارکان جیپ پر سوار تھے اور پوپ کی دہلی آمد کے موقع پر مظاہرہ کرنے والے تھے۔

یورپی یونین کے وفد کا دورہ مقبوضہ کشمیر

یورپی یونین کے چھ رکنی سفارتی وفد نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے ہاتھوں انسانی حقوق کی پامالی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس وفد نے حال ہی میں مقبوضہ کشمیر کا چار روزہ دورہ کیا جہاں صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے حکومت کے مخالف اور حامی رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 30 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
سوموار یکم نومبر۔ غروب آفتاب۔ 5-21
منگل 2۔ نومبر۔ طلوع فجر۔ 5-00
منگل 2۔ نومبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-23

پاک بحریہ کا نگران طیارہ سمندر میں گر کر تباہ

پاک بحریہ کا ایک جاسوس اور نگرانی کرنے والا طیارہ سمندر میں گر گیا جس سے عملے کے 21 افراد شہید ہو گئے۔ حادثہ بحری مشقوں کے دوران مکران کے ساحل کے قریب پیش آیا۔ ان مشقوں میں آبدوزیں بھی حصہ لے رہی تھیں حادثے کے فوری بعد پاکستان نیوی نے علاقے کو گھیر لیا لاشوں کی تلاش کا کام رات گئے جاری رہا۔ اطلاعات کے مطابق پرواز کے تھوڑی دیر کے بعد طیارے کا کنٹرول ٹاور سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ یہ طیارہ امریکی ساختہ پی سی تھری اورین تھا۔ شہید ہونے والوں میں 10- افسران اور ۱۱- سیلرز (ملاح) تھے۔ یہ طیارہ پاک بحریہ کی معمول کی مشقوں میں شامل تھا۔ بحریہ کے سربراہ ایڈمرل عزیز مرزا فوری طور پر کراچی پہنچ گئے ہیں۔ یہ طیارہ جدید ٹیکنالوجی کا حامل جاسوس طیارہ تھا جو آبدوز شکن ہتھیاروں سے لیس ہوتا ہے۔ حادثے کے وقت بلوچستان کی ساحلی پٹی پر محو پرواز تھا۔

مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے غلط استعمال پر پابندی

حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں بغیر اجازت مذہبی و سیاسی جلسوں' جلوسوں اور مساجد اور امام بارگاہوں میں لاؤڈ سپیکر کے آزادانہ استعمال پر مکمل پابندی لگا دی ہے۔ اور صوبہ بھر کے تمام کمشنروں' ڈپٹی کمشنروں سمیت پولیس افسران کو اس پابندی پر عمل درآمد کرانے کا حکم دیا ہے۔ ایک اعلیٰ فوجی افسر نے اجلاس میں شریک شرکاء سے کہا کہ اب کوئی مولوی' سیاسی لیڈر اپنے مخالف کے خلاف تقریر اور جلوس وغیرہ نہیں نکالے گا۔ اور نہ ہی مساجد اور امام بارگاہوں میں آزادانہ لاؤڈ سپیکر کا استعمال ہو گا۔

ٹائم فریم بتانے والا کمپیوٹر ابھی نہیں بنا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے دولت مشترکہ کے وفد کو جمہوریت بحال کرنے کی مدت بتانے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ بحالی جمہوریت کا ٹائم فریم بتانے والا کمپیوٹر ابھی نہیں بنا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنا ایجنڈا مکمل کروں گا۔ مغربی صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معیشت کی بحالی' کرپشن کے خاتمے' اور مضبوط فیڈریشن کے بغیر اقتدار سیاستدانوں کے حوالے نہیں کروں گا۔

انتقام پر یقین نہیں رکھتا

مغربی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ نواز شریف آرام دہ ماحول میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے ملکی فنڈز میں وسیع پیمانے پر غبن اور سیکیورٹی کے معاملات میں اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ان کی قسمت اور سزا کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ جنرل نے کہا کہ دولت مشترکہ کا وفد مطمئن ہو کر گیا ہے۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں پاکستانی عوام کی خواہشات کے مطابق ہے ہمیں یقین ہے کہ ہمارے حق میں سفارشات کی جائیں گی۔ چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ سیاست میں رہنے کی نیت نہیں۔ بین الاقوامی دباؤ میں نہیں آئیں گے۔ فرائض انجام دے کر ہی بیرکوں میں واپس جائیں گے چاہے کتنا ہی وقت کیوں نہ لگ جائے۔ انہوں نے کہا کہ نواز حکومت کے خلاف فیصلہ کرنے والا میں اکیلا شخص نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا پاکستان کی صورت حال کو بتدریج سمجھ رہی ہے۔ سعودی عرب اور امارات کو سابق حکومت معزول کرنے کے حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔

مقدمہ درج نہیں کیا گیا

ڈی آئی جی کراچی نے کہا ہے کہ نواز شریف کے خلاف جہاز اغوا کرنے کا مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔ یہ خبریں غلط ہیں۔ تاہم تحقیقات مکمل ہو چکی ہیں۔

ملاقات کی اجازت نہ ملی۔ فون سے انکار

دولت مشترکہ کے وفد نے نواز شریف سے ملاقات کی اجازت مانگی جو حکومت نے نہیں دی تاہم حکومت نے یہ اجازت دی کہ دولت مشترکہ کا وفد فون پر ان سے گفتگو کر لے۔ جب یہ اطلاع نواز شریف کو دی گئی تو انہوں نے فون پر گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

شاید نواز شریف میں حوصلہ نہیں

وائس آف جرمنی نے فون پر بات کرنے سے انکار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ شاید نواز شریف اپنے اقدامات کے دفاع کا حوصلہ نہیں رکھتے۔

دولت مشترکہ کا رویہ نرم ہو گیا

بی بی سی نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ کا رویہ نرم ہو گیا ہے۔ دولت مشترکہ کے وفد کے سربراہ نے جو نیوز کانفرنس کی اس میں ان کے خیالات سننے سے اندازہ ہوا کہ اگر دورہ سے پہلے ان کا رویہ سخت تھا تو اب نرم ہے۔

رکنیت معطل رہے گی

دولت مشترکہ کے وفد کے سربراہ نے اپنی پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ جنرل مشرف نے مدت نہیں بتائی۔ پاکستان کی رکنیت فی الحال معطل رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت پاکستان پر واضح کر دیا تھا کہ بحالی جمہوریت کے لئے وقت کا تعین کیا جائے۔ ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ بنیادی حقوق بحال رہیں گے۔ عدالتیں کام کرتی رہیں گی۔ قانون پر عمل درآمد ہو گا۔

تبدیلی کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی

دولت مشترکہ کے وفد کے سربراہ نے کہا ہے کہ ہمیں اپنے حالیہ دورے سے محسوس ہوا ہے کہ تبدیلی کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ محسوس ہوا ہے کہ فوج زیادہ دیر اقتدار میں نہیں رہنا چاہتی۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ نے جو وفد کے سربراہ تھے کہا کہ افسوس جنرل مشرف کی یقین دہانی کے باوجود فون پر نواز شریف سے رابطہ نہ ہو سکا۔ ان کی صحت اور دیگر معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔

چوہدری شیر علی گرفتار

سابق وزیراعظم نواز شریف کے قریبی ساتھی اور فیصل آباد کے سابق میئر اور سابق ایم این اے چوہدری شیر علی کو گرفتار کر لیا گیا۔ وہ سابق وزیراعظم کے ایک قریبی عزیز کے گھر لاہور میں تھے۔ جہاں سے انہیں گرفتار کیا گیا۔

واجپائی سے اپیل نہیں کی

سابق وزیراعظم کے بیٹے حسن نواز نے کہا ہے کہ میں نے واجپائی سے نواز شریف کی رہائی کی اپیل نہیں کی۔ ایک اخبار کو لکھے گئے خط میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے اپنی زندگی پاکستان کے لئے وقف کر رکھی ہے ان کا بیٹا بھارتی وزیراعظم سے اپیل کیسے کر سکتا ہے۔

تمام قرضے ادا کرنے کو تیار ہیں

نواز شریف کے خاندان کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر ان کے اکاؤنٹس بحال کر دیئے جائیں اور دفاتر کھول دیئے جائیں تو تمام قرضے بلا تاخیر ادا کرنے کو تیار ہیں۔ ہمارا سارا خاندان 12- اکتوبر سے نظر بند ہے۔ ہمارے پاس میڈیا کے علاوہ اور کوئی فورم نہیں جس کے ذریعے ہم یہ اعلان کرتے۔

گجرال کے انکشافات

بھارت کے سابق وزیراعظم اندر کمار گجرال نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے کہ ایک دن آدھی رات کو نواز شریف نے ان کو ٹیلی فون کر کے کشمیر میں دہشت گردی کی تفصیلات سے آگاہ کیا پاکستانی وزیراعظم نے اپنے بیڈ روم سے فون کر کے کہا کہ "میری اہلیہ سلام کہہ رہی ہیں" شریف فیملی میرے اتنی قریب ہوئی جیسے میرے اپنے خاندان کے افراد ہوں۔

شادی بیاہ و دیگر تقریبات کیلئے
پرنٹڈ و سادہ سوٹ اب نہایت شاندار کلرز میں
نیز
سندھی گلوں کی بالکل نئی ورائٹی
اکبر احمد- 32/4 دار الصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفراللہ خان صاحب ☎ 212866

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
*ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔
کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212855-212755
*ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 415845
*ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
*ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743
*ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش منداس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎ 291024

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61